روزے سے متعلق صحیحین کی احادیث

جمع وترتیب
ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم
امام وخطیب مسجد نبوی شریف

اپنی زبان میں احادیث سننے کے لیے اس کوڈ کو اسکین کریں

ماہ شعبان کے روزے

۱. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے اس قدر رکھتے کہ ہم کہتیں: اب آپ کبھی روزہ ترک نہیں کریں گے اور جب چھوڑ دیتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کے پورے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔(متفق علیہ)۔

رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنا نہیں چاہیے

۲. حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص اپنے معمول کے روزے رکھتا ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔''(متفق علیہ)۔

روئت ہلال اور مہینہ کے دنوں کی گنتی

۳. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر کیا اور فرمایا: "روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ چاند دیکھ لو اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو حتیٰ کہ چاند دیکھ لو، اگر تم پر بادل چھا جائے تو

اندازہ (کر کے مہینہ پورا) کرو"۔ (متفق علیہ)۔

٤. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "(رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر بادل چھایا ہو تو شعبان کی گنتی تیس دن پوری کرو۔" (متفق علیہ)۔

"اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم تیس دنوں کے روزے رکھو"۔

حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ملک شام بھیجا میں شام میں پہنچا تو میں نے حضرت ام الفضل کا کام پورا کیا۔ اور وہیں پر رمضان المبارک کا چاند ظاہر ہو گیا۔ اور میں نے شام میں ہی جمعے کی رات چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینے آیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چاند کا ذکر ہوا تو مجھے پوچھنے لگے کہ تم نے چاند کب دیکھا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا ہے۔ پھر فرمایا! تو نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا ہے اور انہوں نے روزہ رکھا۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روزہ رکھا، انھوں نے کہا: لیکن ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے، ہم اسی طرح روزہ رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم ۳۰ کا عدد مکمل کر لیں یا چاند دیکھ لیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کیا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ حضرت

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں! رسول اللہ نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٥. ابوالبختری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم عمرہ کے لئے نکلے تو جب ہم وادی نخلہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا، بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری کا چاند ہے، اور کسی نے کہا کہ یہ دو راتوں کا چاند ہے، تو ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تیسری تاریخ کا چاند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دوسری کا چاند ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس رات چاند دیکھا تھا؟ تو ہم نے عرض کیا کہ فلاں فلاں رات کا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کے لئے اسے بڑھا دیا ہے۔ در حقیقت یہ اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا۔" (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

نخلہ: مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے جو مکہ سے تقریبا 60 کیلو میٹر دور ہے، آج یہ مضیق کے نام سے جانا جاتا ہے۔

٦. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ہم امی امت کے لوگ ہیں نہ ہم لکھتے ہیں اور نہ ہم حساب کرتے ہیں مہینہ اس طرح ہوتا ہے اور اس طرح اور اس طرح اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند فرمالیا، اور مہینہ اس طرح

اوراس طرح اوراس طرح ہوتا ہے یعنی مکمل تیس (دنوں) کا۔(متفق علیہ)

۷. حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے، رمضان اور ذوالحجہ۔"(متفق علیہ)۔

ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں مہینوں کا اجر و ثواب کم نہیں ہوتا گرچہ یہ دن کے اعتبار سے کم ہوں۔

رمضان کے روزے کا وجوب

۸. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ (رکنوں) پر رکھی گئی ہے: اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔(متفق علیہ)۔

۹. حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا، اس کے بال پراگندہ تھے، ہم اس کی ہلکی سی آواز سن رہے تھے لیکن جو کچھ وہ کہہ رہا تھا ہم اس کو سمجھ نہیں رہے تھے حتی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آگیا، وہ آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "دن اور رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ ''اس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ (اور

نمازیں) بھی میرے ذمے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں الا یہ کہ تم نفلی نماز پڑھو اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔'' اس نے پوچھا: کیا میرے ذمے اس کے علاوہ بھی (روزے) ہیں؟ فرمایا: ''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ اسے زکاۃ کے بارے میں بتایا تو اس نے سوال کیا: کیا میرے ذمے اس کے سوا بھی کچھ ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''نہیں، سوائے اس کے کہ تم اپنی مرضی سے (نفلی صدقہ دو۔'' صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ: پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلامی احکامات کے تعلق سے خبر دی، (حضرت طلحہ نے) کہا: پھر وہ آدمی واپس ہوا تو کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں اس پر کوئی اضافہ کروں گا نہ اس میں کوئی کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فلاح پا گیا اگر اس نے سچ کر دکھایا. (متفق علیہ)۔

۱۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''تم اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو جو تم پر لکھ دی گئی ہے، فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نہ کبھی اس پر کسی چیز کا اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جسے اس بات سے خوشی ہو کہ وہ ایک جنتی

آدمی دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے"۔ (متفق علیہ)

۱۱۔ عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہ نے فرمایا: جب وفد عبد القیس نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے کہا: ہم خاندان ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم آرام کی جگہ آئے ہو، نہ ذلیل ہوگے اور نہ شرمندہ!'' پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ماہ حرام کے علاوہ دوسرے دنوں میں آپ کے پاس نہیں آسکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے، لہٰذا آپ خلاصے کے طور پر ہمیں کوئی ایسی بات بتادیں کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس (پر عمل کرنے) سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق بھی پوچھا تو آپ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا: آپ نے انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو، اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔'' اور (شراب سازی کے) چار برتنوں، یعنی بڑے مٹکوں، کدو سے تیار کردہ پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے انہیں منع کیا۔ پھر آپ نے

فرمایا: ''ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو ان سے مطلع کردو"۔ (متفق علیہ)

۱۲. عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا حتی کہ وہ آکر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے، اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے، اور کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر اللہ کے گھر تک راستہ (طے کرنے) کی استطاعت ہو تو اس کا حج کرو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ آپ سے پوچھتا ہے اور (خود ہی) آپ کی تصدیق کرتا ہے۔

۱۳. حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال سمجھوں، حرام کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے بچتا رہوں اور اس سے زیادہ کچھ نہ کروں تو آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں جنت میں داخل ہو

جاؤں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں"! اس شخص نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کرونگا۔ (مسلم نے اسے روایت کیا ہے)

١٤. حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں مگر روزہ، وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو وہ بری باتیں اور شور و غوغانہ کرے، [صحیحین کی ایک روایت میں ہے: اور ناروا حرکت نہ کرے]، اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ اسے یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، [صحیحین کی ایک روایت میں ہے: میں روزہ دار ہوں، دو مرتبہ کہے]. اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک تو روزہ کھولنے کے وقت خوش ہوتا ہے، دوسرے جب وہ اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا"۔ (متفق علیہ)۔

١٥. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے۔ نیکی دس گنا سے ساتھ سو گنا تک (بڑھادی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے (کیونکہ) وہ (خالصتاً) میرے لیے ہے اور

میں ہی اس کی جزادوں گا۔وہ میری خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا چھوڑ دیتا ہے، بخاری نے اضافہ کیا: اور پینا چھوڑ دیتا ہے۔(متفق علیہ)۔

١٦. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک (ایسا) دروازہ ہے جسے "الریان" کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے ان کے ساتھ ان کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوں گے۔ جب ان میں سے آخری (فرد) داخل ہو جائے گا۔ تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا،اس کے بعد کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔" (متفق علیہ)۔

١٧. حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اسے کہا جائے گا: اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے [صحیحین میں ایک مقام پر یوں آیا ہے کہ: اسے جنت کے خازن بلائیں گے۔ ہر دروازے کا خازن کہے گا: اے فلاں! تو میری طرف آ۔] پھر نمازیوں کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے آواز دی جائے گی اور روزہ داروں کو باب ریان سے پکارا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقے کے دروازے سے اندر آنے کی دعوت دی جائے گی۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جو شخص ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا اسے تو کوئی ضرورت نہ

ہو گی تو کیا کوئی ایسا آدمی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے "۔ (متفق علیہ)

۱۸. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرتے ہوئے سنا: "جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے "۔ (متفق علیہ)۔

۱۹. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”جب (انسان) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہو تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ (دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، درمیان کے عرصے میں ہونے والے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں۔“ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

ماہِ رمضان کی فضیلت

۲۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں [بخاری کی ایک روایت میں ہے: آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں]، [اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں] اور دوزخ کے دروازے

بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔"(متفق علیہ)۔

٢١. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے ایمان کے پیش نظر حصول ثواب کے لیے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔“(متفق علیہ)۔

سحری کی فضیلت

٢٢. انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔“ [متفق علیہ]

٢٣. عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کے کھانے کا ہے۔“
[صحیح مسلم]

سحری کا وقت

٢٤. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ ”کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔“ لیکن اس کے بعد مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے اس لیے کچھ لوگ جب

روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پاؤں سے سفید اور سیاہ دھاگے باندھ لیتے پھر کھاتے رہتے حتیٰ کہ ان کا رنگ ایک دوسرے سے ممتاز ہو جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ نازل فرمائے تو انھیں پتہ چلا کہ اس سے مراد دن اور رات ہے۔(متفق علیہ)۔

۲۵. حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب آیت: حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ نازل ہوئی۔ تو حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے تکیے کے نیچے سفید اور سیاہ رنگ کے دو دھاگے رکھ لئے ہیں۔ جن کی وجہ سے میں رات اور دن میں امتیاز کر لیتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے کہ جس میں رات اور دن سما گئے ہیں۔ وہ (دھاگا) تو رات کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔"(متفق علیہ)۔

۲۶. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رات کو اذان دیا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کھاتے پیتے رہا کرو تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دیں کیونکہ وہ اذان نہیں دیتے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔“ ان دونوں کی اذان میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک اذان دینے کے لیے اوپر چڑھتا تھا اور دوسرا اذان دے کر اتر رہا ہوتا تھا۔(متفق علیہ)۔

٢٧. حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی حضرت بلال کی اذان کی وجہ سے نہ رکے یا آپ نے فرمایا کہ: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار سحری کھانے سے نہ روکے؛ کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں یا فرمایا کہ وہ پکارتے ہیں تاکہ نماز میں کھڑا ہونے والا سحری کے لئے لوٹ جائے۔اور تم میں سے سونے والا جاگ جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا: فجر وہ نہیں جو اس طرح ہو اور آپ نے انگلیوں کو ملایا پھر انہیں زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا کہ: فجر وہ ہے جو اس طرح ہو اور شہادت کی انگلی کو شہادت کی انگلی پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔(متفق علیہ)۔

نماز فجر اور سحری کے درمیان کا وقفہ

٢٨. حضرت انس بن مالک زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے عرض کیا کہ سحری کھانے اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا [بخاری کی ایک روایت میں ہے: اذان فجر اور سحری کے درمیان کتنا وقت تھا؟] آپ نے فرمایا: پچاس آیات کے برابر۔(متفق علیہ)۔

رمضان میں بے کار اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز

٢٩. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم

میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو وہ بری باتیں اور شور و غوغا نہ کرے، [صحیحین کی ایک روایت میں ہے: اور ناروا حرکت نہ کرے]، اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ اسے یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، [صحیحین کی ایک روایت میں ہے: میں روزہ دار ہوں، دو مرتبہ کہے]. (متفق علیہ)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا، اس کے مطابق عمل کرنا اور جہالت کی باتیں ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو (اس کے روزے) کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کرے۔“ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)۔

روزے دار اگر بھول کر کھانا کھالے یا پانی پی لے

۳۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص روزے کی حالت میں بھول گیا اور کھالیا یا پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے؛ کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔" (متفق علیہ)۔

روزہ دار اگر جنابت کی حالت میں صبح کرے

۳۱. سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بغیر احتلام کے جنبی حالت میں صبح اٹھتے پھر آپ ﷺ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (متفق علیہ)۔

۳۲. سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا اور وہ دروازہ کے پیچھے سے سن رہی تھیں۔اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جنبی حالت میں ہوتا ہوں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو کیا میں اس وقت روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں بھی تو نماز کے وقت جنبی حالت میں اٹھتا ہوں تو میں بھی تو روزہ رکھتا ہوں"۔تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہماری طرح تو نہیں ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیئے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم مجھے امید ہے کہ میں تم میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور میں تم میں سب سے زیادہ جانتا ہوں ان چیزوں کو جن سے بچنا چاہیے"۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

رمضان میں بیوی سے جماع کا کفارہ

۳۳. حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا، آپ نے فرمایا: تو کیسے ہلاک ہو گیا؟ اس نے عرض کیا کہ: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے، آپ نے فرمایا: کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا

کہ نہیں، راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو محتاجوں میں صدقہ کردو، اس نے عرض کیا: کیا ہم سے بھی زیادہ محتاج ہے؟ مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیان والے گھروں میں کوئی ایسا گھر نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو، نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں، پھر آپ ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا: جا اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلا۔ (متفق علیہ)۔

سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

٣٤. حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں گرمی کے موسم میں ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ گرمی کی وجہ سے ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ لیتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ (متفق علیہ)۔

٣٥. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں ایک سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا جب آپ ﷺ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جس میں کوئی پینے کی چیز تھی آپ ﷺ نے اسے دن کے وقت میں پیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں، پھر آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا

یہاں تک کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہو گئے، [بخاری کی ایک روایت میں ہے: اس کے بعد آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا حتی کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا]. (متفق علیہ)۔

۳۶. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا ہے تو کوئی روزہ رکھنے والا روزہ چھوڑنے والے کی ملامت نہیں کرتا تھا اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والا روزہ رکھنے والے کی ملامت کرتا تھا۔(متفق علیہ)۔

۳۷. سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔(متفق علیہ)۔

۳۸. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں ایک غزوہ میں تھے تو ہم میں سے کوئی روزہ دار ہوتا اور کوئی افطار کرنے والا ہوتا تو نہ تو روزہ دار افطار کرنے والے پر تنقید کرتا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر تنقید کرتا، وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی طاقت رکھتا ہے تو روزہ رکھ لے تو یہ اس کے لئے اچھا ہے اور وہ یہ بھی سمجھتے اگر کوئی اپنے آپ کو ضعف پاتا ہے، تو وہ

افطار کرلے تو یہ اس کے لئے اچھا ہے۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۳۹. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ تک سفر کیا ہے اور ہم روزہ کی حالت میں تھے، انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک جگہ اترے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"تم دشمن کے قریب ہو گئے ہو اور اب افطار کرنا (روزہ نہ رکھنا) تمھارے لئے قوت وطاقت کا باعث ہوگا"** تو روزہ کی رخصت تھی پھر ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا پھر جب ہم دوسری منزل تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: **"تم صبح کے وقت اپنے دشمن کے پاس آ گئے روزہ نہ رکھنے سے تمہارے اندر طاقت زیادہ ہوگی اس لئے روزہ نہ رکھو"** آپ ﷺ کا یہ حکم ضروری تھا اس لئے ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتے رہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔ حضرت حمزہ بن عمرا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ! میں سفر میں روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "یہ اللہ کی طرف سے ایک رخصت ہے تو جس نے اس رخصت پر عمل کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں"۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

سفر میں روزہ رکھنے پر روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

٤٠. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے ارد گرد جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اس آدمی کو کیا ہوا ہے"؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ایک آدمی ہے جس نے روزہ رکھا ہوا ہے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ نیکی نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو"۔

٤١. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم میں کچھ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ چھوڑے ہوئے تھے، راوی نے کہا کہ ہم ایک جگہ سخت گرمی کے موسم میں اترے اور ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ آدمی تھا کہ جس کے پاس چادر تھی ہم میں سے کچھ اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچ رہے تھے، راوی نے کہا کہ روزہ رکھنے والے تو گر گئے اور روزہ چھوڑنے والے قائم رہے؛ انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "آج کے دن روزہ چھوڑنے والے اجر حاصل کر گئے"۔ (متفق علیہ)۔

٤٢. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ کراع الغمیم پہنچے لوگوں نے بھی روزہ رکھا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ

منگوایا، پھر اسے بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے وہ پی لیا، اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "یہ لوگ نافرمان ہیں، یہ لوگ نافرمان ہیں"۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

"کراع الغمیم" عسفان کے جنوب میں واقع ایک جگہ ہے جو مدینہ کی سمت مکہ سے 64 کیلو میٹر دور ہے، ابھی رقاءالغمیم کے نام سے معروف ہے۔

افطار میں جلدی کرنا

٤٣. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ ہمیشہ خیر وبرکت اور نیکی پر رہیں گے جب تک وہ روز جلدی افطار کرتے رہیں گے۔" (متفق علیہ)۔

روزہ دار کا روزہ افطار کرنا کب جائز ہے؟

٤٤. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب ادھر سے رات آجائے اور ادھر سے دن چلا جائے، نیز سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کردے۔" (متفق علیہ)۔

٤٥. حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم نے رسول

اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر کیا۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے (کسی سے) فرمایا: "اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر۔" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! شام تو ہونے دیجئے، آپ نے فرمایا: "اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر۔" اس نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ابھی دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: "اترا اور ہمارے لیے ستو بنا۔" وہ اترا اور آپ کے لیے ستو تیار کیے، پھر آپ نے فرمایا: "جب تم رات کو دیکھو کہ وہ ادھر سے آگئی ہے تو روزے دار اپنا روزہ افطار کر دے۔" آپ نے اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)۔

متواتر روزے رکھنا

٤٦. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مہربانی کرتے ہوئے متواتر روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ (متفق علیہ)۔

٤٧. حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے میری طرح کون ہے؟ میں تو اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب اس کے باوجود صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین صوم وصال سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک افطاری کے بغیر روزہ رکھا اور پھر افطار کے

بغیر روزہ رکھا پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا آپ نے فرمایا کہ: اگر چاند تاخیر کرتا تو میں اور زیادہ وصال کرتا"، گویا کہ آپ نے ان کے نہ رکنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔(متفق علیہ)۔

٤٨. سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں وصال کے روزے رکھے تو کچھ صحابہ کرام نے بھی روزوں میں وصال کیا۔ نبی ﷺ کو جب اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اگر اس مہینے کے دن مزید بڑھ جاتے تو میں اتنے دنوں تک وصال کے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔(متفق علیہ)۔

رمضان میں قیام اللیل کی ترغیب

٤٩. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رمضان میں ایماندار ہو کر حصول ثواب کے لیے رات کے وقت قیام کرے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔"(متفق علیہ)۔

٥٠. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے ایمان کے پیش نظر حصول ثواب کے لیے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے، اور جس شخص نے شب

قدر میں ایمان ویقین کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جائیں گے"۔(متفق علیہ)۔

٥١. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وسط میں (گھر سے) نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، کچھ لوگوں نے (بھی) آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز ادا کی، صبح کو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی، چنانچہ (دوسری رات) لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہوگئے، رسول اللہ ﷺ دوسری رات بھی باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ (اقتداء میں) نماز پڑھی، صبح اس کا تذکرہ کرتے رہے، تیسری رات مسجد میں آنے والے اور زیادہ ہوگئے آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں کے لئے تنگ ہوگئی، اور رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے حتیٰ کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ جب صبح کی نماز پوری کرلی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر شہادتین پڑھ کر (یہ خطبے کا حصہ ہیں) فرمایا: "اما بعد! واقعہ یہ ہے کہ آج رات تمہارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ کردی جائے، پر تم اس (کی ادائیگی) سے عاجز رہو"، [صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے: یہ واقعہ رمضان میں پیش آیا]. (متفق علیہ)۔

٥٢. حضرت عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں رمضان

کی ایک رات حضرت عمر کے ساتھ مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا۔اور کوئی کسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ چنانچہ انھوں نے اس عزم وارادے کے ساتھ حضرت ابی بن کعب کو ان کا امام مقرر کردیا۔دوسری رات پھر مجھے ان کی معیت میں مسجد نبوی جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی نے انھیں دیکھ کر فرمایا کہ یہ نیا طریقہ کس قدر بہتر اور مستحسن ہے! اور رات کا وہ حصہ جس میں یہ سو جاتے ہیں اس حصے سے بہتر ہے جس میں یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔آپ کی مراد رات کے آخری حصے کی فضیلت سے تھی کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے۔(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)۔

٥٣. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں نماز پڑھ رہے تھے تو میں آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، پھر ایک اور شخص آیا اور کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت بن گئی، جب نبی کریم ﷺ نے محسوس فرمایا کہ میں آپ کے پیچھے ہوں تو آپ ﷺ نے نماز میں تخفیف شروع فرمادی پھر آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔آپ نے ایک ایسی نماز پڑھی جیسی نماز آپ ہمارے ساتھ نہیں پڑھتے تھے جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا رات آپ کو ہمارا علم

ہو گیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اسی وجہ سے وہ کام کیا جو میں نے کیا"۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

رات میں نبی کریم ﷺ کتنی رکعات نماز پڑھتے تھے؟

٥٤. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (دوسرے مہینوں) میں (فجر سے پہلے) گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے، ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے، ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔“ (وہ بدستور اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے)۔

٥٥. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے، ان میں سے ایک کے ذریعے وتر ادا فرماتے، جب آپ اس (ایک رکعت) سے فارغ ہو جاتے تو آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے یہاں

تک کہ آپ کے پاس موٗذن آجاتاتو آپ دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔(متفق علیہ)۔

٥٦. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں، جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس کی پڑھی ہوئی (تمام) نماز کو وتر (طاق) بنادے گی۔"(متفق علیہ)۔

٥٧. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ایک رات میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں گزاری۔ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر تک تو اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ محو گفتگو رہے، اس کے بعد سو گئے۔ جب تہائی شب رہ گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے، وضو کیا، مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔(متفق علیہ)۔

٥٨. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت، پھر دو رکعت، بعد ازاں دو رکعت، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں مزید ادا کیں، پھر وتر پڑھی۔ (متفق علیہ)۔

٥٩. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، [صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: فجر کی دو رکعتوں سمیت تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے] ان میں سے پانچ رکعتوں کے ذریعے وتر (ادا)

کرتے تھے، ان میں آخری رکعت کے علاوہ کسی میں بھی تشہد کے لئے نہ بیٹھتے تھے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٦٠. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: آپ ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر (ایک رکعت سے) وتر ادا فرماتے، پھر بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے، پھر صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے. (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٦١. حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (دل میں) کہا: میں آج رات رسول اللہ ﷺ کی نماز کا (گہری نظر سے) مشاہدہ کروں گا، تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو انتہائی لمبی رکعتیں بہت ہی زیادہ لمبی رکعتیں ادا کیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو (ان طویل ترین) رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے کم تر تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلی والی رکعتوں سے کم تھیں، پھر وتر پڑھا تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٦٢. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے نماز کے بارے

میں سوال کیا گیا، توانھوں نے کہا: کیا تم ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ نہیں پڑھتے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں رات کا قیام فرض قرار دیا تو نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے سال بھر قیام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخری آیات بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل (میں تبدیل) ہو گیا۔

٦٣. پھر عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: ہم آپ ﷺ کے لئے آپ کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتا، آپ کو بیدار کر دیتا تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے اور پھر نو رکعتیں پڑھتے، ان میں آپ آٹھویں کے علاوہ کسی رکعت میں نہ بیٹھتے، پھر اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور دعا فرماتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اللہ کا ذکر اور حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، تو میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہو گئیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بڑھی اور (جسم پر کسی حد تک) گوشت چڑھ گیا (جسم مبارک بھاری ہو گیا) تو آپ سات وتر پڑھنے لگ گئے اور دو رکعتوں میں وہی کرتے جو پہلے

کرتے تھے (بیٹھ کر پڑھتے) تو یہ نو رکعتیں ہو گئیں اور اللہ کے نبی ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ پسند کرتے کہ اس پر قائم رہیں اور جب نیند یا بیماری غالب آجاتی اور رات کا قیام نہ کر سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ میں نہیں جانتی کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ ہی آپ نے کسی رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے سوا کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے. (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

وتر کی فضیلت اور اس کا وقت

٦٤. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگو! رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ". (متفق علیہ)۔

٦٥. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (یا رات) کی نماز پڑھی، (لیکن عموماً) آپ کا وتر سحری کے وقت تک پہنچتا تھا۔ (متفق علیہ)۔

٦٦. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا، اشراق پڑھنا اور نیند سے پہلے وتر پڑھنا۔ (متفق علیہ)۔

٦٧. حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔“ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٦٨. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ جائے گا، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے؛ کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے. (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

٦٩. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت سے جسے ام سنان کہا جاتا تھا کہا: "تمھیں کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ حج کرتیں؟" اس نے کہا: ابو فلاں۔۔۔اس کے خاوند۔۔۔کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی ڈھوتا تھا۔ آپ نے فریا: "رمضان المبارک میں عمرہ حج یا میرے ساتھ حج (کی کمی) کو پورا کر دیتا ہے"۔ (متفق علیہ)۔

٧٠. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ

لوگوں میں سب سے زیادہ خیر کی سخاوت کرنے والے ہوتے تھے۔اور سب سے زیادہ آپ کی سخاوت ماہ رمضان میں ہوتی تھی جبکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوتی تھی۔ حضرت جبرئیل رمضان المبارک کے ختم ہونے تک ہر رات آپ سے ملاقات کرتے،اور نبی کریم ﷺ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام کو سلم قرآن سناتے، [اور ایک روایت میں ہے:ان سے قرآن مجید کا دور فرماتے]، جس وقت آپ ﷺ سے حضرت جبرئیلؑ کی ملاقات ہوتی تو آپ کھلی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)۔

۷۱. حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں : میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:"قرآن پڑھا کرو؛ کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن کا سفارشی بن کر آئے گا۔دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں:البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو ؛کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی وہ ڈاریں ہوں،وہ اپنی صحبت میں(پڑھنے اور عمل کرنے)والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھا کرو؛کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور جادو گر اس کی طاقت نہیں رکھتے۔"(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

رمضان میں اعتکاف

۷۲. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں پابندی سے اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین اعتکاف کرتی رہیں۔(متفق علیہ)۔

۷۳. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب معتکف ہوتے تو گھر میں بلا ضرورت تشریف نہ لائے تھے۔(متفق علیہ)۔

رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کا بیان

۷٤. عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ ﷺ رات بھر جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے، (عبادت میں) نہایت کوشش کرتے اور کمرِ ہمت باندھ لیتے تھے۔(متفق علیہ)۔

۷۵. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (رمضان کے) آخری دس دن (عبادت) میں جس قدر محنت کرتے اس قدر دیگر دنوں میں نہیں کرتے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے، اس کی علامت اور اس میں دعا کرنے کا بیان

٧٦. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اپنے خواب بیان کیا کرتے تھے کہ آخری عشرے کی ساتویں رات لیلۃ القدر ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ”تمہارے خواب لیلۃ القدر کے متعلق اس پر متفق ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں ہے، لہذا اگر کوئی شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو وہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرے۔“

٧٧. ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھ گئے لیکن حضرت جبریل آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جس چیز کے آپ متلاشی ہیں وہ آگے ہے، چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے کا اعتکاف فرمایا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ حضرت جبریل دوبارہ تشریف لائے اور کہنے لگے کہ آپ جس چیز کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ پھر نبی ﷺ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ ارشاد فرمایا اور حکم دیا: ”جو شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ چکا ہے وہ دوبارہ اعتکاف کرے؛ کیونکہ مجھے شب قدر خواب میں دکھادی گئی لیکن اس کا تعین مجھے بھلا دیا گیا البتہ وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ میں نے خود کو خواب میں مٹی اور پانی

میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔" ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ ہم آسمان پر کوئی ابر وغیرہ نہیں دیکھتے تھے، یعنی مطلع بالکل صاف تھا، اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر برسنے لگا۔ پھر نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تا آنکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کے نشانات دیکھے، [ایک روایت میں ہے: اکیسویں رات کی صبح] یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔ (متفق علیہ)۔

۷۸. حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو دوران خواب میں رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس لیے جو اس کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔" (متفق علیہ)۔

۷۹. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو۔ نو یا سات یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔"

(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)۔

۸۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فریا: "مجھے (خواب میں) شب قدر دکھائی گئی پھر مجھے میرے گھر والوں میں سے کسی نے بیدار کر دیا تو وہ مجھے بھلوادی گئی، تم اسے بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں میں تلاش

کرو۔'(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۸۱. حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر مجھے بھلادی گئی۔اس کی صبح میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کررہاہوں"۔ کہا: تیئسویں رات ہم پر بارش ہوئی۔رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ نے (رخ) پھیرا تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۸۲. حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شب قدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں جانتا ہوں اور میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں رات ہے۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۸۳. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہم نے لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "تم میں سے کس کو یاد ہے جب چاند طلوع ہوا اور وہ پیالے کے ایک ٹکڑے کے مانند تھا" (وہی رات تھی)۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۸٤. ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے شب قدر کے بارے میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ اس دن سورج نکلتا ہے اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔(اسے

مسلم نے روایت کیا ہے)۔

صدقہ فطر

۸۵. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا جو سے فرض کیا ہے. (متفق علیہ)۔

۸٦. حضرت ابو سعید خدری رضی الہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقی بطور صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔(متفق علیہ)۔

زکاۃ الفطر نکانے کا وقت

۸۷. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانہ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے نماز عید کی طرف لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔(متفق علیہ)۔

۸۸. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔(متفق علیہ)۔

عیدالفطر کو عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

۸۹. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرلیتے نماز کے لیے نہ جاتے تھے۔(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)۔

عید میں اذان نہ دینے کا بیان

۹۰. حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنھم بیان کرتے ہیں کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔(متفق علیہ)۔

۹۱. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک سے زائد مرتبہ بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

عید کے دن عید گاہ جانے کا بیان

۹۲. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن تشریف لاتے تو نماز سے آغاز فرماتے اور جب اپنی نماز پڑھ لیتے اور سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے لوگوں کی طرف رخ فرتے جبکہ لوگ اپنی نماز

پڑھنے کی جگہ میں بیٹھے ہوتے، اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو اس کا لوگو ں کے سامنے ذکر فرتے اور اگر آپ کو اس کے سوا کوئی اور ضرورت ہوتی تو انھیں اس کا حکم دیتے اور فر یا کرتے "**صدقہ کرو صدقہ کرو صدقہ کرو**" زیادہ صدقہ عورتیں دیا کرتی تھیں پھر آپ واپس ہو جاتے۔(متفق علیہ)۔

۹۳. حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہانے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشیں عورتوں کو باہر نکالیں، لیکن حائضہ نماز سے دور رہیں۔ وہ خیر وبرکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "**اس کی بہن اس کو اپنی چادر پہنادے۔**"(متفق علیہ)۔

۹۴. حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن گھر سے نکلیں، حتی کہ کنواری لڑکیوں کو ان کے پردوں کے ساتھ نکالیں اور حائضہ عورتوں کو بھی گھروں سے نکالیں، چنانچہ وہ مردوں کے پیچھے رہتیں، ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں، نیز مردوں کی دعا کے ساتھ دعائیں مانگتیں اور اس دن کی برکت اور طہارت کی امید رکھتی تھیں۔(متفق علیہ)۔

۹۵. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن باہر نکلے اور دو رکعتیں پڑھائیں، اس سے پہلے یا بعد میں کوئی

نماز نہیں پڑھی۔(متفق علیہ)۔

عیدین کی نماز

٩٦. ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحی اور عید الفطر میں کیا قراءت کیا کرتے تھے؟ کہا کہ ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر کی قراءت کیا کرتے تھے.(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٩٧. حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انھوں نے کہا:رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعے میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے۔کہا:اور اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن اکھٹے ہو جاتے تو آپ یہی دو سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

عید کا خطبہ

٩٨. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر اور عثمان کے ساتھ حاضر ہوا ہوں، یہ سب خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے، پھر خطبہ دیتے تھے، ایک دفعہ اللہ کے نبی ﷺ (بلند جگہ سے) نیچے آئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کو دیکھ رہا ہوں جب آپ

اپنے ہاتھ سے مردوں کو بٹھا رہے تھے پھر ان کے درمیان میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ عورتوں کے قریب تشریف لے آئے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے آپ نے (قرآن کا یہ حصہ تلاوت) فریا۔"اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی"۔آپ نے یہ آیت تلاوت فرئی حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے پھر فریا۔"تم اس پر قائم ہو؟"تو ایک عورت نے (جبکہ) آپ کو اس کے علاوہ ان میں سے اور کسی نے جواب نہیں دیا کہا: ہاں اے اللہ کے نبی! آپ نے فریا۔"تم صدقہ کرو۔[ایک روایت میں ہے: آپ کو خیال آیا کہ آپ کی باتیں عورتوں تک نہیں پہونچیں تو آپ ان کے پاس آئے اور ان کو یاد دہانی (تلقین) فرئی اور انھیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا] اس پر بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا پھر کہنے لگے لاؤ تم سب پر میرے ماں باپ قربان ہوں! تو وہ اپنے بڑے بڑے چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔(متفق علیہ)۔

عید کے دن راستہ بدلنے کا بیان

۹۹. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی ﷺ راستہ تبدیل کرتے، یعنی ایک راستے سے جاتے تو واپسی کے وقت دوسرا راستہ اختیار کرتے۔(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)۔

شوال کے چھ روزے

١٠٠. حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے رکھنے کی طرح ہے۔(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

١٠١. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزے مجھ سے قضاء ہو جاتے تھے تو میں ان روزوں کی سوائے شعبان کے قضا نہیں کر سکتی تھی. (متفق علیہ)۔

١٠٢. معاذہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے کہا: حائضہ عورت کا یہ حال کیوں ہے کہ وہ روزوں کی قضا کرتی ہے نماز کی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ میں نے عرض کیا: میں حروریہ نہیں، (صرف) پوچھنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں بھی حیض آتا تھا تو ہمیں روزوں کی قضا دینے کا حکم دیا جاتا تھا، نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا پالنہار ہے۔

فہرست مضامین

ماہ شعبان کے روزے 1

رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنا نہیں چاہیے 1

روئت ہلال اور مہینہ کے دنوں کی گنتی 1

رمضان کے روزے کا وجوب 4

ماہ رمضان کی فضیلت 10

سحری کی فضیلت 11

سحری کا وقت 11

نماز فجر اور سحری کے درمیان کا وقفہ 13

رمضان میں بے کار اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز 13

روزے دار اگر بھول کر کھانا کھالے یا پانی پی لے 14

روزہ دار اگر جنابت کی حالت میں صبح کرے 14

رمضان میں بیوی سے جماع کا کفارہ 15

سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان 16

سفر میں روزہ رکھنے پر روزہ نہ رکھنے کی فضیلت 19

افطار میں جلدی کرنا 20

روزہ دار کا روزہ افطار کرنا کب جائز ہے؟ 20

متواتر روزے رکھنا 21

رمضان میں قیام اللیل کی ترغیب 22

رات میں نبی کریم ﷺ کتنی رکعات نماز پڑھتے تھے؟ 25

وتر کی فضیلت اور اس کا وقت 29

رمضان میں عمرہ کی فضیلت 30

رمضان میں اعتکاف 32

رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کا بیان 32

رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے، اس کی علامت

اور اس میں دعا کرنے کا بیان 33

صدقہ فطر 36

زکاۃ الفطر نکانے کا وقت 36

عیدلا فطر کو عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان 37

عید میں اذان نہ دینے کا بیان 37

عید کے دن عید گاہ جانے کا بیان 37

عیدین کی نماز 39

عید کا خطبہ 39

عید کے دن راستہ بدلنے کا بیان 40

شوال کے چھ روزے 41

ں ی ر ک ن ی ک س ا و ک ڈ و ک س ا ے ی ل ے ک ے ن ن س ث ی د ا ح ا ں ی م ن ا ب ز ی ن پ ا